بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
تحفۂ
نمازِ مغرب
تألیف
الشیخ العرب والعجم علامہ السند ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم
مولانا ذوالفقار علی طاہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفۂ نمازِ مغرب

تألیف: الشیخ العرب والعجم عالم السند ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا ذوالفقار علی طاہر

تصحیح ونظر ثانی: الشیخ محمد یعقوب طاہر حفظہ اللہ

نام کتاب : تحفہ نماز مغرب

مولف : فضیلۃ الشیخ علامہ بدیع الدین شاہ الراشدی (رحمۃ اللہ علیہ)

مترجم : ذوالفقار طاہر

صفحات : ۳۹

ناشر : جمعیت اہل حدیث سندھ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلاۃ وا لسلام علی امام المرسلین وعلیٰ اٰلہ و اصحابہ و التا بعین الیٰ یوم الدین:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر رات دن میں پنج وقتہ نماز فرض کی ہے اور فرض نماز ہر حال میں طوعاً و کرھاً پڑھنی ہے اور فرض نماز جیسی اہم عبادت حضورِ قلبی کے بغیر مکمل نہیں ہوگی۔ اسی لیئے ہر فرض نماز سے پہلے نفلی نماز مسنون اور مشروع کی گئی ہے اس لئے کہ اضطراری عبادت (یعنی جو فرض ہے اور ہر حال میں پڑھنی ہے) سے پہلے اختیاری عبادت (یعنی جو فرض نہیں ہے بلکہ صرف حصولِ اجر اور شوقِ دل کی خاطر پڑھی جاتی ہے) ضروری ہے۔ تاکہ دل کا شوق اور قربِ الٰہی کا جذبہ حاصل کر کے پھر آدمی کو فرضی نماز شروع کرنی چاہیے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز سے پہلے سنت پڑھتے تھے اور پڑھنے کی ترغیب دیتے تھے۔ مگر دیکھنے میں آرہاہے کہ دوسری فرض نمازوں سے پہلے تو سنتیں پڑھی جاتی ہیں مگر مغرب کی فرض نماز سے پہلے اکثر مساجد میں سنتیں نہیں پڑھی جاتیں بلکہ کچھ لوگوں سے تو یہاں تک سنا گیاہے کہ مغرب سے پہلے کوئی سنت نہیں ہے اور کچھ لوگ تو ان سنتوں کا اہتمام کرنے والوں کو حقارت کی نظر سے بھی دیکھتے ہیں حالانکہ یہ سنت عہدِ نبوی ﷺ اور دور صحابہ رضی اللہ عنھم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں رائج تھی اور اہلِ علم اس کے قائل وعامل تھے۔

یہ مختصر رسالہ اسی سنت کے بارے میں تصنیف کر کے ہدیہ ناظرین کیا جارہاہے تاکہ جو

بھی بے خبری کی وجہ سے اس سنت سے محروم ہے وہ اس سنت پر عمل کر کے قربِ الٰہی حاصل کر سکے۔ کیوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرب اور محبت صرف رسول اللہ ﷺ کی اتباع سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں، جیسا کہ ارشاد ہے کہ

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾(ال عمران ٤ ع،٣پ)

"کہ دیجئے! اے نبی ﷺ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے"

اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

المؤلف

السيد ابو محمد بديع الدين شاه الراشدی المکیؒ

احادیث نبوی ﷺ

حدیث نمبر 1

بروایت عبداللہ بن المغفل رضی اللہ عنہ

﴿ عن عبد اللّٰه بن المغفل قال قال رسو ل اللّٰه ﷺ بين كل اذانين صلٰوة بين كل اذانين صلاة ثم قال الثالثة لمن شآء ﴾

(متفق عليه ......مشكٰوة ص٦٥)

"عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دو اذانوں (اذان واقامت) کے مابین نماز ہے۔ دو مرتبہ اسی طرح فرمانے کے بعد تیسری مرتبہ فرمایا جو چاہے (پڑھے)"

یہاں دو اذانوں سے مراد اذان اور اقامت ہے کیوں کہ اقامت کو بھی اذان کہا جاتا ہے۔ اسی لئے امام نسائیؒ نے اپنی "سنن" میں اس حدیث پر اس طرح باب قائم کیا ہے

﴿ الصلوٰة بين الاذان و الاقامة (ص١١١) ﴾

یعنی "اذان اور اقامت کے درمیان نماز کا بیان" اور حافظ ابن حجر "فتح الباری" ص ١٠٧ ج٢ میں اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ

﴿ قوله' (بين كل اذانين) أى اذان و اقامه ﴾

یعنی "اس سے مراد اذان اور اقامت ہے" "قسطلانی شرح بخاری" ص١٣ ج٢ میں بھی اسی طرح ہے۔

سوال : بظاہر اذان سے مراد تو اذان ہی ہوتی ہے ؟

جواب : اس طرح تو اس حدیث کے معانی لغو اور بے فائدہ ہو جائینگے۔ "فتح الباری" صفحہ مذکورہ میں ہے کہ ﴿ ولا یصح حمله علی ظاهره لا ن الصلوٰة بین الاذانین مفروضة والخبر ناطق بالتخییرلقوله لمن شاء ﴾ یعنی "اس سے ظاہری مراد یعنی اذان سمجھنا صحیح نہیں ہے کیوں کہ دو اذانوں کے درمیان تو فرضی نماز ہوتی ہے اور یہاں یہ الفاظ ہیں کہ لمن شاء یعنی جو چاہے (پڑھے) اس لئے یہاں اذان مراد نہیں ہے کیوں کہ حدیث سے اختیاری نماز یعنی سنت مراد ہے۔

سوال : اقامت کو اذان کس مناسبت سے کہا گیا ہے ؟

جواب : "قسطلانی شرح بخاری" ص۱۳ ج۲ میں ہے کہ

﴿ ای الاذان والاقامة فهو من باب التغلیب او الاقامة اذان بجامع الاعلام فالاول للوقت و الثانی للفعل ﴾

یعنی "اس سے مراد اذان اور اقامت ہے اور یہاں اقامت کو اذان تغلیباً کہا گیا ہے" (یعنی دو چیزوں پر ایک چیز کا نام استعمال کرنا مثلاً : سورج اور چاند کو القمرین یا القمران کہنا۔ مغرب اور عشاء کو العشائین یا ظہر اور عصر کو العصرین کہنا وغیرہ) یا پھر اس لئے (اقامت کو اذان کہا گیا ہے) کہ لفظ اذان کے معنی ہیں معلوم کرانا یا اطلاع دینا اور چونکہ اذان نماز کا وقت بتانے کیلئے اور اقامت نماز کے شروع ہونے کو بتانے کیلئے ہوتی ہے لہذا اقامت کو اذان کہا گیا ہے۔

ناظرین! اس حدیث میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر اذان اور اقامت کے مابین نماز پڑھنی چاہئے اور اس میں مغرب کی اذان اور اقامت بھی داخل ہیں کیوں کہ حدیث عام ہے

مغرب کو خاص یا مستثنیٰ کرنے کیلئے کوئی دلیل نہیں ہے اور بغیر دلیل کے خاص کرنا خلافِ اصول ہے اور غلط ہے اس لئے ثابت ہوا کہ مغرب کے فرض سے پہلے بھی سنت ہے۔

سوال : حدیث میں الفاظ ہیں کہ لمن شآء یعنی جو چاہے (پڑھے) اس لئے یہ سنت دوسری سنتوں جیسی نہیں رہی؟

جواب : یہ غلط وہم ہے، کیوں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مسلسل تین بار کہا کہ دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ تو اس بڑی تاکید سے معاً کوئی اس کو لازمی اور فرض نہ سمجھنے لگ جائے اس لئے آپ ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے۔ نیز یہ صرف مغرب کے لئے نہیں بلکہ سب نمازوں کے لئے فرمان ہے۔ پھر اس قسم کا سوال کرنے والا دوسری نمازوں کی سنتوں کو بھی غیر ضروری کہے گا اور اگر نہیں تو صرف اس ایک سنت کو کیوں؟

الغرض : مومن کیلئے آپ ﷺ کا تین بار دہرا کے فرمانا کافی ہے اور وہ حتی الامکان اس سنت کو ترک نہیں کریگا۔

حدیث نمبر 2

بروایت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

﴿ اخرج ابن حبان فی صحیحہٖ عن عبد اللّٰہ بن الزبیر قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ما من صلوٰۃ مفروضۃ الا وبین یدیھا رکعتان ﴾

(موارد الظمآن ص ۱٦۲، سنن الدار قطنی ص۹۹ ج۱، مختصر قیام اللیل للمروزی ص۲٦، نصب الرایہ للزیلعی ص۱٤۲ ج۲)

” عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر فرضی نماز سے پہلے دو رکعتیں ہیں“

صحتِ حدیث : اس حدیث کو امام ابن حبان سے اپنی "صحیح" میں داخل کیا ہے لہذا یہ حدیث ان کے نزدیک صحیح ہے اور امام مروزی نے اس کو ثابت مانا ہے اور علامہ سیوطی نے "الجامع الصغیر" ص ۱۵۰ ج۲ میں اس حدیث کو "حسن" کہا ہے اور "نصب الرایہ" ص۱۴۲ ج۲ کے حاشیہ میں لکھا ہوا ہے کہ ﴿رجال الدارقطنی ثقات﴾ یعنی "دارقطنی کی سند کے تمام راوی ثقہ اور معتبر ہیں"

توضیح : اس روایت میں ہر فرض کا ذکر ہے جسمیں مغرب نماز بھی شامل ہے اس لئے اس فرمانِ نبوی ﷺ کے مطابق اس سے پہلے بھی دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ اس حدیث کو حافظ زیلعی نے "نصب الرایہ" میں نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنے کے ثبوت کیلئے ذکر کیا ہے۔ اس طرح امام مروزی اور امام دارقطنی نے اس حدیث سے اسی سنت کا ثابت ہونا مراد لیا ہے۔

حدیث نمبر 3

بروایت عبداللہ بن مزنی رضی اللہ عنہ

﴿ عن عبد الله المزنی، عن النبی ﷺ قال صلوا قبل المغرب قال فی الثالثة لمن شآء كراهية ان يتخذ ها الناس سنة ﴾

(رواہ البخاری فی صحیحہ ص۱۵۷ ج۱)

" عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ نماز مغرب سے پہلے سنت پڑھو۔ تیسری مرتبہ فرمایا کہ جو چاہے (پڑھے) اس لئے کہ کوئی اس کو لازمی نہ سمجھ لے یعنی فرض نہ جان لے "

توضیح : اس حدیث میں صریح حکم موجود ہے اس لئے کسی بھی مسلمان کو اس سنت سے

عار محسوس نہیں کرنی چاہئے اور اس پر عمل کرنے میں کوئی کو تاہی نہیں برتنی چاہئے۔اور یہاں بھی آپ ﷺ نے لمن شآء فرمایا تاکہ کوئی اسکو فرض نہ سمجھ بیٹھے کیوں کہ سنت شریعت میں واجب کو بھی کہا جاتا ہے جیسے فقہ حنفی کی مشہور کتاب "الشامی" ص۱۷۸ ج۲ میں ہے اور یہاں آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ کوئی اسکو سنت نہ سمجھ لے اس سے مراد "واجب" اور "فرض" ہے صرف "مستحب" مراد نہیں ہے کیوں کہ آپ ﷺ کے مسلسل تین بار حکم دینے سے گمان ہو سکتا تھا کہ "فرض" ہے اور علماءِ اصول کے نزدیک حکم "فرض" اور "واجب" کیلئے ہوتا ہے اور نبی ﷺ کی نافرمانی کرنے والے کیلئے سخت وعید آئی ہے۔

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (سورۃ النور ع۹ پ۱۸)

"جو بھی رسول اللہ ﷺ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں وہ کسی بڑے فتنے یا دردناک عذاب میں گرفتار ہو سکتے ہیں"

ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم "فرض" ہوتا ہے جب تک اس کے لئے دوسرا کوئی قرینہ صارفہ نہ ہو کہ اس کی وجہ سے حکم کے اصلی معنی نہ رہیں بلکہ وہ استحباب کیلئے ہو جائے۔اسی طرح آپ ﷺ نے یہاں بھی لمن شآء فرمایا کہ یہ حکم "فرضیت" کیلئے نہیں ہے بلکہ یہ جملہ اس حکم کیلئے قرینہ صارفہ ہے کہ اسکو "فرض" نہ سمجھ لیا جائے باقی اس کے "سنت" ہونے میں کوئی شک نہیں۔اس لئے مسلمان جیسے دوسری سنتوں کو ادا کرتے ہیں اسی طرح اس سنت کے ادا کرنے میں بھی کوئی کو تاہی نہ کریں۔

سوال : اس حدیث میں مطلق نماز کا ذکر ہے اور رکعات کی تعداد بیان نہیں ہوئی ؟

جواب : اسی صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں "دو" رکعات کا ذکر ہے جیسے "حدیث

نمبر5" میں آئے گا۔ان شاء اللہ اور نیز "حدیث نمبر2" میں بھی "دو" رکعت کی تعیین ہے۔

حدیث نمبر4

بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

﴿عن مختار بن فلفل عن انس بن مالك قال كنا نصلى علىٰ عهد رسول اللّٰه ﷺ ركعتين بعد غروب الشمس قبل صلوٰة المغرب فقلت له أكان رسول اللّٰه ﷺ صلاهما؟ قال كان يرانا نصليهما فلم يامرنا ولم ينهانا﴾

(روه المسلم فى صحيحه ص٢٧٨ ج١ مع النووي)

"مختار بن فلفل انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں نماز مغرب سے قبل دو رکعت سنت پڑھا کرتے تھے۔ میں نے ان (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) کو کہا کیا رسول اللہ ﷺ بھی یہ "دو" رکعتیں پڑھتے تھے۔ کہنے لگے آپ ﷺ ہمیں پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے پس نہ ہمیں مزید حکم دیتے اور نہ منع کرتے"

توضیح: اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ عہدِ نبوی ﷺ میں مسجد نبوی ﷺ میں اس سنت پر عمل جاری تھا لہٰذا رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت کرنے والوں پر لازم ہے کہ وہ مسجد نبوی والا یہ طریقہ اپنی مساجد میں جاری رکھیں۔

سوال : اس روایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ خود نہیں پڑھتے تھے ؟

جواب : اس حدیث میں ایسا کوئی "انکار" نہیں ہے بلکہ "حدیث نمبر9" میں ان شاء اللہ بیان ہوگا کہ آپ ﷺ بھی یہ سنت پڑھتے تھے نیز جس کام کے بارے میں آپ ﷺ حکم کریں اور ترغیب دلائیں اور پھر خود اس پر عمل نہ کریں ایسا سمجھنا آپ ﷺ کی

"شانِ اقدس" میں "سوءِ ظن" اور "بد گمانی" ہے اور آپ ﷺ اس طرح کیسے کر سکتے ہیں حالانکہ جو قرآن آپ ﷺ پر نازل ہوا اس میں خطاب ہے کہ

﴿لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لاَ تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالاَ تَفْعَلُوْنَ﴾ (سورہ الصف ع١ پ٢٨)

"تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے اللہ کو اس پر بہت بڑی ناراضگی ہوتی ہے کہ تم دوسروں سے کہو اور خود عمل نہ کرو"

اس لئے یہ ناممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو حکم کریں خود عمل نہ کریں۔ ایضاً: اگر رسول اللہ ﷺ یہ سنت نہ پڑھتے ہوتے تو عام صحابہ رضی اللہ عنھم بھی قطعاً نہ پڑھتے۔

سوال: اس حدیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم نہیں دیا؟

جواب: اس حدیث میں اس کا انکار نہیں ہے بلکہ راوی کہتا ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے "حکم" دیا نہ ہی "منع" فرمایا" اس جملے سے یہ مطلب اخذ کرنا غلط ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم نہیں دیا کیونکہ اس موقع پر حکم دینے کی کوئی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ حکم اس وقت دیا جاتا ہے جب عمل نہ ہوتا ہو جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے عمل ہو رہا تھا تو حکم دینے کی کیا ضرورت؟ بلکہ جب حکم کے بارے میں احادیث اوپر گذریں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے اس کی تعمیل کی اور اس سنت کو معمول بنایا بس اس کے سنت ہونے کے لئے یہی کافی ہے کیونکہ سنت کی تین قسمیں ہیں:

(1) قولی: یعنی رسول اللہ ﷺ کسی کام کے بارے میں حکم یا ترغیب دیں۔

(2) فعلی: جو کام رسول اللہ ﷺ سے عملاً ثابت ہو۔

(3) تقریری: جس کام کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ خاموش رہیں منع نہ فرمائیں۔

اور یہ "سنت" تینوں طریقوں قولاً، فعلاً، تقریراً ثابت ہے۔ اس لئے اس کے سنت ہونے میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں رہی۔

حدیث نمبر 5

بروایت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ

﴿عن عبداللّٰه بن بریدة عن عبداللّٰه المزنی قال قال رسول اللّٰه ﷺ صلوا قبل المغرب رکعتین ثم صلوا قبل المغرب رکعتین لمن شآء خشیة ان یتخذها الناس سنة﴾

(رواه ابو داؤد فی سننه ص ۱۸۳ ج۱ و الدارقطنی فی سننه ص۹۹ وقال فیه ثلاثا)

"عبداللہ بن بریدہ عبداللہ المزنی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرو۔ نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرو (تیسری مرتبہ فرمایا) جو چاہے (پڑھے) اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ ناپسند تھا کہ کوئی اس کو واجب یا فرض سمجھ لے"

صحتِ حدیث: اس حدیث پر امام ابو داؤد نے کوئی جرح نہیں کی اور امام دارقطنی و امام مروزی نے اس کو "صحیح" کہا ہے۔

حدیث نمبر 6

بروایت مرثد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

﴿عن مرثد بن عبد اللّٰه المزنی قال اتیت عقبة بن عامر الجهنی فقلت الا اعجبك من ابی تمیم رکع رکعتین قبل صلوٰة

المغرب فقا ل عقبة انا كنا نفعله علىٰ عهد رسول الله ﷺ

قلت فما يمنعك الآن قال الشغل ﴾

(رواه البخاری فی صحیحه ص۱۵۸ ج۱، و الدار قطنی فی سننه ص ۱۰۰ ج۱ وفیه ان ابا تمیم الجیشانی قام فرکع رکعتین قبل صلوٰة المغرب)

"مرثد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو کہا میں آپکو ابو تمیم کی عجیب بات بتاؤں کہ وہ مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے ہیں جواب میں (عقبہ بن عامرؓ نے) کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں (یہ دو رکعتیں) پڑھتے تھے۔ تب میں نے کہا کہ پھر اب آپکو کس نے روکا ہے کہنے لگے "الشغل" یعنی مشغولیت نے"

توضیح : شغل سے مراد ضروری مصروفیات ہیں اس لئے کہ اس وقت یہ صحابی (عقبہ بن عامرؓ) مصر کے گورنر تھے اور عوام کے مسائل میں زیادہ مصروف رہتے تھے ("بلوغ الا مانی شرح الفتح الربانی ص ۲۱۷ ج٤") اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ عہد نبوی ﷺ میں یہ سنت مروجہ تھی۔

سوال : صحابہ رضی اللہ عنھم کے نہ پڑھنے سے معلوم ہوا کہ یہ سنت نہیں ہے ؟

جواب : جو فعل رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں رائج ہو وہ سنت ہی ہوتی ہے اور اسی لئے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ابو تمیم کے بارے میں ان دو رکعتوں کے پڑھنے کی خبر سننے کے بعد ان پر کوئی اعتراض اور انکار نہیں کیا بلکہ اس کے مسنون ہونے کا ثبوت فراہم کیا اور اپنی کوتاہی تسلیم کی۔

حدیث نمبر 7

بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

﴿عن انس بن مالك قال كنا بالمدينة فاذا اذن المؤذن لصلوٰة المغرب ابتدروا لسواری فركعو ا ركعتين حتیٰ ان الرجل الغريب ليد خل المسجد فيحسب ان الصلوٰ ة قد صليت من كثرة من يصليها﴾

(رواہ مسلم فی صحیحہ ص۲۷۸ ج۱ مع النووی و ابن ماجۃ فی سننہ ص۷۳ نحوہ)

"انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ میں ہوتے تھے جب مغرب کی اذان ہوتی تھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم جلدی جلدی ستونوں کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھتے تھے، یہاں تک کہ باہر سے آنے والے مسافر بہت سارے لوگوں کو سنت پڑھتے دیکھ کر یہ خیال کرتے کہ شاید فرض نماز پڑھی جاچکی ہے"

توضیح: اس حدیث سے بھی بالتفصیل معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد نبوی ﷺ میں یہ عمل عام تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دے کہ وہ بھی اپنی مساجد کو مسجد نبوی ﷺ جیسا نمونہ بنائیں اور نبوی ﷺ رواج کو اپنے وقت میں رائج کریں۔ اللھم آمین

حدیث نمبر 8

بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

﴿عن انس بن مالك رضى الله عنه يقول كان المؤذن يؤذن علىٰ

عهد رسول اللّٰه ﷺ لصلوٰة المغرب فيبتدر لباب أصحاب رسو ل اللّٰه ﷺ السوارى لَيُصلون الركعتين قبل المغرب حتىٰ يخر ج رسول اللّٰه ﷺ و هم يصلون ﴾

(رواه الامام محمد بن نصر المروزى فى قيام اليل "مختصر قيام اليل ص ٢٤")

"انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جب مؤذن مغرب کی اذان دیتا تھا تب بڑے اور خاص صحابہ رضی اللہ عنھم بسرعت ستونوں کے پیچھے جاکر فرض نماز سے پہلے دو رکعت سنت پڑھتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نکلتے اور وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے"

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا صحابہ رضی اللہ عنھم کو یہ سنت "مرغوب" اور "پسندیدہ" تھی اور ان (صحابہ رضی اللہ عنھم) کی یہ کوشش رسول اللہ ﷺ کو بھی "پسند" تھی۔

حدیث نمبر 9

بروایت عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ

﴿ عن عبد اللّٰه المزنى ان رسول اللّٰه ﷺ صلى قبل المغرب ركعتين ثم قال صلوا قبل المغرب ركعتين ثم قال عند الثالثة " لمن شآء" خاف ان يحسبها الناس سنة ﴾

(روه المروزى فى قيام اليل ص٢٨)

"عبداللہ مزنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں پھر فرمانے لگے مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرو۔ پھر تیسری بار فرمانے لگے جو چاہے (پڑھے) اس ڈر سے کہ کوئی اس کو فرض نہ سمجھ لے"

صحت حدیث : علامہ احمد بن علی مقریزی نے" مختصر قیام اللیل " میں اس حدیث کے بعد لکھا ہے کہ ﴿ هذا اسناد علی شرط مسلم ﴾ یعنی "اس حدیث کی اسناد صحیح مسلم کی شروط پر صحیح ہیں" نیز امام ابن حبان نے اس کو اپنی " صحیح " میں ذکر کیا ہے۔" موارد الظمآن"ص ۶۳-۱۶۲ اس لئے یہ حدیث ان کے نزدیک بھی صحیح ہے۔

توضیح : اس حدیث کے مطابق یہ سنت رسول اللہ ﷺ سے قولاً و فعلاً دونوں طرح ثابت ہے۔ "سبل السلام شرح بلوغ المرام" ص۵ ج۲ میں ہے کہ ﴿ فثبت شر عیتهما بالقو ل و الفعل ﴾ یعنی ان دو رکعتوں کا مشروع و مسنون ہونا رسول اللہ ﷺ سے قولاً اور فعلاً دونوں طرح ثابت ہے۔ اسی طرح جد امجد صاحب الخلافۃ کا بھی فرمان ہے جیسا کہ آخر میں آپ کی عبارت بھی ذکر کی جائے گی۔ان شاء الله

ناظرین ! اس حدیث سے یہ وہم دور ہو جاتا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ سنت نہیں پڑھی، کیوں کہ اس حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے خود یہ سنت پڑھی پھر دوسروں کو حکم فرمایا اس سے اس سنت کی بڑی شان ظاہر ہوئی اور اس کے خلاف تمام عذر ختم ہو گئے۔

حدیث نمبر 10

بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

﴿ عن ابی امامة رضی الله عنه قال كنا لا ندع الركعتين قبل المغرب في زمن رسول الله ﷺ ﴾ (رواه بيهقی ص۴۷۶ ج۲)

"ابو امام باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں نماز مغرب سے پہلے دو رکعت سنت پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے"

توضیح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ "دائمی" اور "راتبہ سنت" ہے اور کچھ لوگوں کا

یہ کہنا غلط ہوا کہ کبھی پڑھنی چاہئے اور کبھی ترک کر دینی چاہئے۔

ناظرین! ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ یہ سنت پڑھتے تھے اور دوسروں کو تاکید فرماتے تھے اور عہد نبوی ﷺ میں اس پر عمل تھا نیز رسول اللہ ﷺ کے خادم جو عمر کے آخری دس سال آپ ﷺ کی خدمت میں رہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور آپ ﷺ کے دیگر صحابہ عقبہ بن عامر، ابو امامہ باھلی وغیرھم رضی اللہ عنھم بھی اس سنت پر عامل تھے۔ مزید تاکید کیلئے کچھ صحابہ رضی اللہ عنھم کے آثار بیان کئے جاتے ہیں۔

آثارِ صحابہؓ و تابعینؒ

اثر نمبر 1

از رغبان مولی حبیب رحمۃ اللہ علیہ

﴿عن رغبان مو لی حبیب بن مسلمة قال لقد رأیت ا صحاب رسول اللّٰه ﷺ یهبون الیهما کما یهبون الی المکتو بة یعنی الرکعتین قبل المغرب﴾ (رواہ المروزی فی قیام اللیل ص٤٧، و ابن حبان فی الثقات ص ٦٣ ج٢ قلمی)

”رغبان“ ”حبیب بن مسلمہ“ کے غلام سے روایت ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنھم کو دیکھا کہ وہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنے کیلئے ایسی خوشی اور شوق سے اٹھتے تھے جیسے فرض نماز کیلئے اٹھتے تھے“

توضیح: اس اثر سے اس سنت کی بھلائی اور اس کا مؤکد ہونا معلوم ہوا نیز معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنھم یہ سنت پڑھتے تھے کیونکہ راوی نے کسی ایک کو مستثنٰی قرار نہیں دیا کہ وہ نہیں پڑھتا تھا۔

اثر نمبر 2

از عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ

﴿عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی قال ادرکت اصحاب محمد رسول اللّٰه ﷺ و هم یصلون عند کل تأ ذ ین﴾ (رواہ المروزی ص٤٧)

"عبدالرحمٰن بن ابی لیلی تابعی کہتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو پایا اور وہ ہر اذان کے وقت (یعنی اسکے بعد) سنت پڑھتے تھے"

توضیح: اس روایت میں مطلق نماز کا ذکر ہے لہٰذا ہر نماز سے پہلے سنت ہے اور مغرب بھی اس میں داخل ہے اور راوی عبدالرحمٰن بن ابی لیلی مشہور تابعی ہے جسکی ایک سو بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے ملاقات ہوئی ہے (تهذيب التهذيب ص ٢٦١ ج٦)

ان میں سے اٹھائیس کے نام "تہذیب" میں مذکور ہیں

(۱) آپ کے والد ابو لیلیٰ، (۲) امیر المومنین عمر فاروق، (۳) عثمان غنی،
(۴) علی المرتضیٰ، (۵) سعد بن ابی وقاص، (۶) حذیفہ بن الیمان،
(۷) معاذ بن جبل، (۸) مقداد بن الاسود، (۹) عبداللہ بن مسعود،
(۱۰) ابوذر غفاری، (۱۱) ابی بن کعب، (۱۲) بلال بن رباح (مؤذن)،
(۱۳) سہل بن حنیف، (۱۴) عبداللہ بن عمر، (۱۵) عبداللہ بن ابی بکر،
(۱۶) قیس بن سعد، (۱۷) ابو ایوب انصاری، (۱۸) کعب بن عجرہ،
(۱۹) ابو سعید الخدری، (۲۰) ابو موسیٰ اشعری، (۲۱) انس بن مالک،
(۲۲) براء بن عازب، (۲۳) زید بن ارقم، (۲۴) سمرہ بن جندب،
(۲۵) صہیب رومی، (۲۶) عبدالرحمٰن بن سمرہ، (۲۷) اسید بن حضیر،
(۲۸) ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنھم اجمعین۔

ثابت ہوا کہ یہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین یہ سنت پڑھتے تھے۔

اثر نمبر 3

از راشد بن یسار رحمۃ اللہ علیہ

﴿عن راشد بن يسار اشهد عن خمسة ممن بايع تحت الشجرة

انھم کانو ا یصلون رکعتین قبل المغرب ﴾ (رواہ البیھقی ص٤٧٦ ج٢ ، و المروزی ص٤٧ ، ابو نعیم فی معرفۃ الصحابۃ ص٤٦ ج٢ (قلمی) فی ترجمۃ مرداس رضی اللّٰہ عنہ)

"راشد بن یسار سے روایت ہے کہ بیعت الرضوان میں شریک پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں سنت پڑھتے تھے"

توضیح : یہ درخت وہی ہے جس کے نیچے صلح حدیبیہ کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی جسے بیعۃ الرضوان کہا جاتا ہے۔ جسکی شان میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ ﴾
(سورۃ الفتح ع ٣ پ ٢٦)

"اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہو گیا جنھوں نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی"

اتنی شان والوں کا اس سنت کو ادا کرنا اسکی بڑی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

اثر نمبر 4

از عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

﴿ عن عبد الرحمٰن بن عوف قال کنا نرکعھما إذا قمنا یعنی بین الاذان و الاقامۃ فی المغرب ﴾

(رواہ البیھقی فی سننہ ص ٤٧٦ ج٢ ، و للمروزی ص٤٧ ، و ابن حزم فی المحلی ص)

"عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (صحابہؓ) مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں سنت پڑھتے تھے"

توضیح : عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ وہ برگزیدہ شخصیت ہیں جن کے پیچھے خود رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تھی (ابنِ ماجہ ص ٨٨) اور وہ نہ صرف اپنی بلکہ عام

صحابہؓ کی طرف سے بھی عمل کرنا بیان کر رہے ہیں۔

اثر نمبر 5

از زر بن حبیش رحمۃ اللہ علیہ

﴿عن زر قال قدمت المدینة فلزمت عبد الرحمٰن بن عوف و ابی بن کعب فکانا یصلیان رکعتین قبل صلوٰة المغرب لا یدعیان ذالك﴾ (المروزی و البیهقی ص ٢٧٦ ج٢ نحوه)

"زر بن حبیش تابعی فرماتے ہیں کہ میں مدینے آیا پھر عبدالرحمٰن بن عوف اور ابی بن کعب رضی اللہ عنھما کی صحبت میں رہا یہ دونوں مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے انہیں ترک نہیں کرتے تھے"

توضیح: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مشہور حافظ قرآن اور رسول اللہ ﷺ کے کاتب تھے۔

اثر نمبر 6

از عبداللہ بن عمرو ثقفی رحمۃ اللہ علیہ

﴿عن عبد اللّٰہ بن عمرو الثقفی رأیت جابر بن عبد اللّٰہ یصلی رکعتین قبل المغرب﴾ (المروزی ص٤٥)

"عبداللہ بن عمرو ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے تھے"

اثر نمبر 7

از عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

﴿ عن ابن عباس قال صلوٰة الاوابین ما بین الا ذان

واقامة المغرب ﴾ (المروزی)

''مفسر قرآن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ صلوٰۃالأوابین (یعنی اللہ کی طرف رجوع کرنے والے بندوں کی نماز) نماز مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان میں ہے''

اثر نمبر8

از ابنِ عمر رضی اللہ عنہ

﴿ وسأل رجل عن ابن عمر فقال ممن انت قال من اهل الكوفة قال من الذين يحافظون علىٰ ركعتى الضحىٰ فقال و انتم ممن تحافظون على الركعتين قبل المغرب فقال ابن عمر كنا نتحد ث ان ابواب السمآء تفتح عند كل اذان ﴾ (المروزی ص٤٧)

''کسی شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنھما سے کوئی مسئلہ پوچھا تب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو کہاں کا باشندہ ہے ؟ کہنے لگا کوفے کا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم وہی ہو جو ہمیشہ ضحیٰ کی دو رکعتیں پڑھتے ہو تب اس شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ وہی ہو جو مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے ہو۔ تب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے نزدیک یہ حدیث رائج تھی کہ ہر اذان کے وقت (قبولیت اور رحمت نازل ہونے کیلئے) آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں''

توضیح : ان دونوں روایتوں سے اس سنت کی فضیلت اور اہمیت معلوم ہوئی نیز ابن عمر رضی اللہ عنھم کے قول سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم یہ سنت ہمیشہ پڑھتے تھے۔

آثار نمبر 9 تا 28

از صحابہ کرامؓ اور تابعین کرامؒ

﴿۹﴾ـعن خالد بن معد ان انه كان يركع ركعتين بعد غروب الشمس قبل صلوٰة المغرب ، لم يد عهما حتىٰ لقى اللّٰه و كان يقول ان ابا الدرد اء كان ير كعهما و يقول لآ ادعهما و ان ضربت با لسياط ......

١٠ـو عن يحىٰ بن سعيد انه صحب انس بن مالك إلى الشام فلم يكن يترك ركعتين عند كل اذان ......

١١ـو سئل سعيد بن المسيب عن الركعتين قبل المغرب فقال ما رأيت فقيها يصليهما ليس سعد بن مالك ......

١٢ـو فى رواية كان المهاجرون لا ير كعون الركعتين قبل المغرب و كانت الانصار يركعونهما و كان انس يركعهما ......

١٣ـو عن مجاهد قالت الا نصار لا نسمع اذانا الا قمنا فصلينا ......

١٤ـوعن الحسن بن محمد بن الحنفيه انه يقول ان عند كل اذنين ركعتين ......

١٥ـو سئل قتادة عن الركعتين قبل المغرب فقال كان ابو برزة يصليهما ......

١٦مـوعن سويد بن غفلة كنا نصلى الركعتين قبل المغرب و هى بدعة ابتدعنا ها فى امرةعثمان ......

١٧مـو عن عبد اللّٰه ابن بريدة، كان يقا ل ثلٰث صلوٰت صلوٰةالاوابين و صلوٰة المنيبين و صلوٰة التوابين و صلوٰةالاوابين ركعتين قبل صلوٰة الصبح و صلوٰةالمنيبين صلوٰة الضحىٰ و صلواة التوابين ركعتين قبل المغرب ......

١٨، ١٩مـو كان عبد اللّٰه بن بريدة و يحىٰ بن عقيل يصليان قبل المغرب ركعتين ......

٢٠مـو عن الحكم رأيت عبد الرحمٰن ابن ابى ليلىٰ يصلى قبل المغرب ركعتين ......

٢١مـوسئل الحسن عنهم فقال حسنتين و اللّٰه جميلتين لمن اراد اللّٰه بهما......

٢٢مـ و عن سعيد بن المسيب حق على مؤمن اذا اذن ان يركع ركعتين......

٢٣مـ و كان الاعرج و عامر ابن عبد اللّٰه بن الزبير يركعهما ......

٢٤مـو اوصٰى انس بن مالك ولده ان لا يدعوهما وعن مكحول على المؤذن ان لا يركع ركعتين علىٰ اثر التاذين......

٢٥مـ و عن الحكم ابن الصلت رايت عراك بن مالك اذا اذن

المؤذن بالمغرب قام فصلی سجدتین قبل الصلوٰة......

٢٦۔و عن السکن بن حکیم رأیت علباء بن احمر الیشکری

اذا غربت الشمس قام فصلی ، رکعتین قبل المغرب......

٢٧۔ و عبید اللّٰہ ابن عبد اللّٰہ بن عمر ان کان المؤذن لیؤذن

با لمغرب ثم تقرع المجالس من الرجال بقومون یصلو نهما ......

٢٨۔ وعن الفضل بن الحسن انه یقو ل الرکعتان اللتان

تصلیان بین یدی المغرب صلوٰة الاوابین ﴾(المروزی ص ٤٧-٤٨)

"9۔خالد بن معدان تابعی ہمیشہ مغرب سے قبل دو رکعتیں سنت پڑھتے تھے اور تاوفات ترک نہیں کیں اور ابو درداءؓ سے نقل کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ اگر چہ مجھے کوڑے مارے جائیں تب بھی یہ سنت نہیں چھوڑوں گا اور پڑھتے رہے

10۔اور یحییٰ بن سعید انصاری انس بن مالک کے ساتھ سفر میں تھے وہ (انسؓ) ہر اذان (مغرب کی یا دوسری) کے بعد دو رکعتیں پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے

11۔اور سعید بن مسیّب تابعی سے پوچھا گیا تو کہنے لگے سعد بن مالک (ابو سعید خدری) کے علاوہ کسی بھی اھلِ علم کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور دوسری روایت میں کہا کہ مہاجر نہیں پڑھتے تھے اور انصار پڑھتے تھے اور انسؓ پڑھتے تھے

12۔اور مجاہد تابعی سے روایت ہے کہ انصاری کہتے تھے کہ ہم اذان سنتے تھے تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھتے تھے

13۔ حسن بن محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ ہر اذان (مغرب کی خواہ دوسری) کے بعد دو رکعتیں ہیں

14۔اور قتادہ تابعی سے اس بارے میں پوچھا گیا تو کہنے لگے ابو برزہ نضلہ بن عبیدؓ پڑھتے تھے

15۔اور سوید بن غفلۃ کہتے ہیں کہ ہم نے اسکو خلافتِ عثمانیہؓ میں رائج کیا

16۔عبد اللہ بن بریدہ تابعی کہتے ہیں کہ (صحابہؓ اور تابعینؒ میں) اس طرح کہا جاتا تھا کہ صلاۃ الا وابین (اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز) فجر کی سنت ہے اور صلوٰۃ المنیبین (اللہ کے سامنے جھکنے والوں کی نماز) ضحیٰ کی نماز ہے اور صلوٰۃ التوابین (عند اللہ توبہ کرنے والوں کی نماز) مغرب سے پہلے دو رکعتیں ہیں

17 تا 23۔اور عبد اللہ بن بریدہ، یحیٰ بن عقیل، عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، علک بن مالک اور عبد الرحمٰن بن ہرمز الاعرج، علباء بن احمد الیشکری یہ سب تابعی یہ سنت پڑھتے تھے

24۔اور حسن بصری سے اس سنت کے بارے میں پوچھا گیا تو کہنے لگے اللہ کی قسم یہ دو رکعتیں دو نیکیاں اور دو بہترین خصلتیں ہیں مگر! جو اللہ کیلئے پڑھے

25۔اور سعید بن میبّب و مکحول شامی فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر اذان کے بعد دو رکعتیں پڑھے

26۔اور انس بن مالکؓ نے اپنی اولاد کو وصیت فرمائی کہ یہ دو رکعتیں ترک نہ کریں

27۔امیر المؤمنین عمرؓ کے پوتے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ مغرب کی اذان ہوتے ہی مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگ کھڑے ہو جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے حتیٰ کہ مجلسیں اور بیٹھکیں خالی ہو جاتی تھیں یعنی کوئی بھی پڑھنے سے پیچھے نہیں رہتا تھا

28۔اور فضل بن حسن کہتے تھے کہ مغرب سے قبل دو رکعتیں سنت "صلوٰۃ الاوابین" ہے"

توضیح: ان آثار اور روایات سے اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ صحابہؓ خواہ تابعینؒ میں اس سنت پر عمل عام تھا اور ان کے نزدیک یہ سنتِ مؤکدہ تھی کیونکہ اپنی اولاد کو وصیت کر رہے تھے

کہیں یہ سنت ترک نہ ہو جائے اور کوڑے بر داشت کرنا قبول کرر ہے تھے مگر اس سنت کو چھوڑنے پر تیار نہ تھے اور اسکی تعریف کرر ہے تھے نیز اسکا اجر بتا کر اسکی اشاعت اور تبلیغ کر رہے تھے۔

سوال : سعید بن میبّب کہتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری کے علاوہ دوسرے کسی اہلِ علم کو (یہ دو رکعت) پڑھتے نہیں دیکھا؟

جواب : یہ سعید بن میبّب کے دیکھنے کی بناء پر ہے حالانکہ دوسرے بہت سارے علمائے صحابہؓ سے یہ ثبوت موجود ہے مثلاً عبد الرحمٰن بن عوف، ابی بن کعب، ابو ایوب انصاری، ابن عمر، جابر بن عبد اللہ، ابو درداء، ابن عباس، انس بن مالک، ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم وغیر ہم یہ سب علماء فقہاء تھے بلکہ انس رضی اللہ عنہ کا قول حدیث نمبر 8 میں گذرا کہ لباب صحابہؓ یعنی خاص صحابہؓ پڑھتے تھے اور اثر نمبر 3 میں گذرا کہ بیعۃالرضوان والے پڑھتے تھے

﴿فمن عرف الشئی حجة علی من لم یعرفه﴾

ثانیاً : خود سعید بن المسیب بھی اس سنت کے قائل ہیں کیونکہ فرمار ہے ہیں کہ اس سنت کا پڑھنا مسلمانوں پر حق ہے۔

سوال : ابن المسیب مہاجرین کے بارے میں فرمار ہے ہیں کہ وہ (یہ سنت) نہیں پڑھتے تھے؟

جواب : یہ انکی معلومات کے تحت ہے حالانکہ عبدالرحمٰن بن عوف، ابن عمر رضی اللہ عنھم یہ سب مہاجر تھے جن سے ثبوت اوپر گذر چکا۔ نیز عثمان رضی اللہ عنہ بھی مہاجر ہیں اوپر گذرا کہ ان کے دورِ خلافت میں یہ سنت پڑھی جاتی تھی۔ ایضاً عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے اثر

نمبر 2 میں جن صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے ثبوت گذرا، ان میں یہ نام بھی ہیں، علی المرتضیٰ، سعد بن ابی وقاص، مقداد بن اسود، ابن مسعود، بلال (مؤذن)، عبداللہ بن ابی بکر، ابو موسیٰ، صہیب رومی، عبدالرحمٰن بن سمرہ اور یہ تمام کے تمام مہاجر تھے۔ نیز "بیہقی" ص ٤٧٦ ج ٢ میں ابو ایوب کی حدیث ہے کہ ابو بکر صدیق اور عثمان رضی اللہ عنھما کے دورِ خلافت میں یہ سنت پڑھی جاتی تھی یہ بھی مہاجر تھے۔

سوال: سوید بن غفلہ کے قول سے معلوم ہوا کہ یہ سنت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں رائج ہوئی اس سے قبل نہ تھی؟

جواب: اس سنت کا ثبوت رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک اور خلفاء کے دورِ خلافت میں مل چکا ہے نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے بھی اس سنت پر عمل کرنے کا ثبوت مل چکا ہے لہٰذا اسکی اصل ثابت ہے۔

مگر امیر عمر رضی اللہ عنہ سورج کے سرخ ہونے کے بعد نماز پڑھنے والوں پر سختی کرتے تھے اور انکو کوڑے مارتے تھے اس ڈر سے لوگ مغرب سے قبل کی دو رکعتیں بھی نہیں پڑھتے تھے لیکن امیر عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک بار زید بن وہب نے یہ سنت پڑھی تو انہوں نے کوئی انکار نہیں کیا (مختصر قیام الیل ص ٤٩)

لیکن عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اکثر لوگ یہ سنت ادا کرتے تھے اس بناء پر سوید بن غفلہ نے کہا ہے کہ یہ سنت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں رائج ہوئی اسی طرف "امام بیہقیؒ" نے ص ٤٧٦ ج ٢ میں اشارہ کیا ہے۔

الغرض یہ سنت مشہور و معروف ہے۔

اثر نمبر29

از ابنِ عمر رضی اللہ عنہ

﴿عن ابن بريدة لقد ادركت عبد الله بن عمر يصلى تينك الركعتين لا يدعهما علىٰ حال﴾ (دارقطنی ص۹۹......طبع هند)

"ابن بریدہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے تھے اور کبھی بھی ترک نہیں کرتے تھے"

ناظرین

احادیث وآثار کے بعد مذاہبِ اربعہ کی کتب سے ثبوت پیش کئے جاتے ہیں۔

مذاهب اربعه

حنفی مذہب سے ثبوت

نمبر 1...... علامہ جمال الدین زیلعی نے نصب الرایہ ص ۱٤۰ ج۲ میں اس سنت کی نفی میں روایت لاکر اس پر جرح کی ہے اور سنداً ومتناً اسکو خطاء مانا ہے نیز ابن جوزی سے نقل کیا ہے کہ اس نے اس روایت کو موضوع روایات میں شامل کیا ہے اور صفحہ نمبر ۱٤۱ ج۲ میں اس سنت کے ثبوت کے بارے میں روایات نقل کی ہیں نیز صفحہ نمبر ۱۷۳ میں اس طرح فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ

﴿ان رواية المثبت مقدمة على النافى مع ان رواية الاثبات اصح ﴾

"ثبوت والی روایت نفی والی روایت پر مقدم ہے نیز ثبوت والی رویت اصح ہے"

نمبر 2...... علامہ ابن نجیم" البحر الرائق شرح كنز الدقائق "ص۲٦٦ ج۱ میں لکھتے ہیں کہ

﴿و فی صحیح البخاری انه ﷺ قال صلوا قبل المغرب رکعتین و هو أمر ندب وهو الذی ینبغی اعتقاد ه فی هٰذه المسئلة و اللّٰه المو فق وما ذکروه فی الجواب لا يد فعه﴾

"اور صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ مغرب سے قبل دو رکعت پڑھا کرو۔ آپ ﷺ کا یہ حکم استحباب کیلئے ہے اور اس مسئلے کیلئے یہی عقیدہ رکھنا چاہئے کہ (عمل کیلئے) توفیق اللہ دینے والا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ اس حدیث کیلئے جو جواب دیا جاتا ہے وہ اس کے حکم کو رد نہیں کر سکتا"

نمبر3...... علامہ عبدالحیٔ لکھنوی "عمده الرعايه حاشيه شرح الوقايه "ص ۱۳۲ ج۲ اس سنت کو مباح اور جائز کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ

﴿لو صلىٰ ركعتين خفيفيتين بحيث لم يلزم تأ خير المغرب لم يكره﴾

"اگر یہ سنت دو رکعتیں ہلکی کر کے پڑھی جائیں کہ مغرب فرض نماز میں تاخیر نہ ہو تو مکروہ نہیں ہے"

علامہ ابن الھمام "فتح القدير شرح الهداية "ص ۳۱۸ ج۱ میں اسی طرح لکھتے ہیں کہ دو رکعتیں کم وقت لیتی ہیں اس لئے فرض نماز میں تاخیر نہیں ہو گی۔

مالکی مذہب سے ثبوت

نمبر 1......امام ابو الولید باجی جو کہ مالکی مذہب کے بڑے مشہور عالم ہیں ۔وہ "المنتقىٰ شرح المؤطا ص ۲٦٧ ج۱ میں لکھتے ہیں کہ

﴿و اما قبل المغرب فقد روى عن انس كنا نفعل على عهد رسول الله ﷺ ركعتين بعد غروب الشمس قبل صلوٰة المغرب فقلت له اكان رسول الله ﷺ صلا هما قال كان يرانا نصليهما فلم يأ مرنا و لا ينها نا و هٰذا يدل علىٰ جواز ذالك﴾

"نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں "سنت" کے بارے میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں پڑھتے تھے پھر راوی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ بھی پڑھتے تھے ؟ کہنے لگے آپ ﷺ ہمیں پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے پس آپ ﷺ نہ ہمیں منع کرتے نہ حکم کرتے تھے۔(یہ حدیث نمبر 4 میں گذری) اور یہ

حدیث اس سنت کے جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے"

نمبر2......علامہ ابن العربی "شرح الترمذی" ص ۳۰۰ ج ۲ میں لکھتے ہیں کہ

﴿الحدیث فیه صحیح عن ﷺ فی کل صحیح مسند﴾

"اس سنت کے ثبوت کے بارے میں حدیث کی ہر صحیح اور مسند کتاب میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث موجود ہے"

شافعی مذہب سے ثبوت

نمبر1......امام النووی" شرح مسلم" ص۲۷۸ ج ۱ میں فرماتے ہیں کہ

﴿و المختار استحبّا بمالهٰذه الاحادیث الصحیحه الصریحة و فی صحیح البخاری عن رسول اللّٰه ﷺ صلوا قبل المغرب قال فی الثا لثة لمن شآء و اما قولهم یؤدی الیٰ تأخیر المغرب فهٰذ ا خیال منا بذٌ للسنة فلا یلتفت الیه و مع هٰذ ا فهو زمن یسیرلا تتأخر به الصلوٰة عن اول وقتها و اما من زعم النسخ فهو مجازف لان النسخ لا یصار الیه الا اذ اعجزنا عن التاویل و الجمع بین الاحادیث و علمنا التاریخ ولیس هنا شئ من ذالك و اللّٰه اعلم﴾

"مختار مذہب کے مطابق مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا مستحب (موجبِ اجر) ہے اور صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ مغرب سے پہلے نماز پڑھو الخ (حدیث نمبر3)باقی یہ کہنا کہ فرض میں تاخیر ہو جائے گی فضول خیال اور خلافِ سنت ہے نیز (دو رکعتیں پڑھنے) سے فرض نماز اول وقت سے مؤخر نہیں ہوتی اور جو اس کے منسوخ ہونے کا گمان رکھتے ہیں وہ خلافِ حق ہے اس لئے کہ "منسوخ" کہنا تب

صحیح ہو گا جب روایات ایک دوسرے کے متعارض ہوں اور ان میں تطبیق دینا ناممکن ہو ایضاً تاریخ سے معلوم ہو تا ہے کہ کونسی روایت مقدم ہے اور کونسی مؤخر یہاں یہ دونوں شرطیں ناپید ہیں اس لئے اس سنت کا حکم منسوخ نہیں محکم ہے"

نمبر 2......فقہ شافعی کی مشہور کتاب "الانوار لاعمال الابرار "مصنفہ علامہ یوسف اردبیلی ص ۸۰ ج ۱ میں ہے کہ

﴿واستحب رکعتان قبل المغرب بین الاذانین﴾

"نماز مغرب سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھنا مستحب ہے"

نمبر 3......علامہ ابن سید الناس" شرح الترمذی (المصور) "میں حدیث نمبر 1 کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

﴿فیه استحباب رکعتین قبل المغرب﴾

"اس حدیث سے نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھنا مستحب ثابت ہو تا ہے"

نمبر 4...... امام ابو القاسم الرافعی "فتح العزیز شرح الوجیز ص ۱۸تا۲۰ ج٤ (فی ذیل المجموع شرح المهذب) میں لکھتے ہیں کہ

﴿و بهذا الوجه قال ابو اسحاق الطوسی و کذالك ابو الزکریا﴾

"شافعی مذہب کے دو بڑے امام ابو اسحاق طوسی اور ابو زکریا سکری اس سنت کو مستحب کہتے ہیں"

نمبر 5......امام غزالی "احیاء العلوم "ص۱۷۵ ج۱ میں فرماتے ہیں کہ

﴿واما رکعتان قبلها بین اذان المؤذن و امامة المؤذن علیٰ سبیل المبادرة فقد نقل عن جماعة من الصحابة کابی بن کعب و عباده بن الصامت و ابی ذرو زید بن ثابت﴾

"مغرب سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں جلدی پڑھ لینا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے منقول ہے۔ ابی بن کعب، عبادہ بن ثامت، ابوذر غفاری اور زید بن ثابت رضی اللہ عنھم"

حنبلی مذہب سے ثبوت

نمبر 1......"فتاویٰ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ" میں ہے کہ

﴿فاذا كان المؤذن يفرق بين الاذان مقدار ذالك فهٰذه صلوٰة حسنة ﴾

"جب مؤذن اذان اور اقامت کے مابین مسنون طریقے سے ٹھرے تو یہ سنت بہتر اور موجب اجر ہے"

نمبر 2......فقہ حنبلی کی معتبر کتاب "شرح الزاد المستقنع" ص ٦٠ میں ہے کہ

"نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں مباح اور جائز ہیں"

نمبر 3......"كشاف القناع" ص٤٩٨ ج١ میں ہے کہ

﴿و يبين لمن شآء ركعتان بعد اذان المغرب قبلها ﴾

"نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں جو چاہے اس کے لئے سنت ہیں"

اور ص ٢٨٢ ج ١ میں ہے کہ

﴿ وفيهما اى (الركعتين) قبل المغرب (ثواب) قلت هٰذا يدل علىٰ استحبا بهما ﴾

"مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا باعث اجر ہے لہذا انکا پڑھنا مستحب ہے"

نمبر 4......فقہ حنفی کی مشہور کتابوں "المغنى" ص٧٦٦ ج ١ اور "الانصاف" ص ٤٢٢ ج١ میں مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کو جائز اور مباح کہا گیا ہے۔

راشدی خاندان کا اس بارے میں مسلک

ناظرین : سندھ میں راشدی خاندان کا کافی اثر ہے اور اس خاندان کی دینی، علمی خدمات کی وجہ سے سندھ کے اکثر لوگ اس کے معتقد ہیں اور الحمد للہ، ہمارے (راشدی) خاندان میں اس سنت پر عمل اور اسکی ترغیب دلانا رائج رہا ہے چانچہ راشدی خاندان کے مورثِ اعلیٰ مشہور بزرگ عالم اور فاضل سید محمد راشد شاہ بن سید محمد بقا شاہ الحسینی العلوی المتوفی ۱۲۳۳ھ رحمۃ اللہ علیہ جن کی طرف راشدی خاندان منسوب ہے۔ آپ سے یہ سنت قولاً وعملاً ثابت ہے یہاں آپ کے خاندان اور معتقدین کی عبرت کیلئے ایک واقعہ تحریر کیا جاتا ہے۔آپ کی مشہور ملفوظات ہے جو کہ آپ کے مشہور خلیفہ محمود نظامانی نے جمع کی ہے جو اصل میں " مجمع الفیوضات" کے نام سے فارسی زبان میں ہے جسکا سندھی زبان میں ترجمہ "نفحات الکرامات " کے نام سے شائع شدہ ہے۔اس کے صفحہ نمبر ١٣٣-٣٤ باب دوم نقل نمبر ٢٨ میں ہے کہ ناقل یعقوب فقیر نے دیکھا کہ ایک مرتبہ آپ نے درگاہ مبارک والی مسجد شریف میں نماز مغرب سے پہلے اذان کے بعد فرمایا کہ

"اے دوستو! ہم آج پیغمبر کریم ﷺ کی متابعت کریں گے"

یہ فرما کر فرض نماز ادا کرنے سے پہلے دو رکعتیں نفل نماز شروع کر دی شہر کی جماعتوں میں سے جو بھی آرہا تھا وہ سوال کر رہا تھا کہ فرض نماز ہو چکی ؟ پھر جب آپ نفل نماز سے فارغ ہو چکے تب جماعت کے ساتھ مل کر فرض نماز ادا کی۔ پھر فرمانے لگے یہ بھی پیغمبر کریم ﷺ کی سنت ہے کہ ایک مرتبہ آپ کریم ﷺ نے مغرب کی اذان کے بعد

نفل پڑھے تھے پھر جو صحابی ؓ آرہا تھا یہی سوال کر رہا تھا کہ فرض نماز ہو چکی ؟ الحمد للہ سے یہ متابعت بھی پوری ہوئی۔

ناظرین : اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ان دو رکعتوں کا سنت ہونا خاندانِ راشدیہ کے نزدیک مسلم ہے نیز آپ کے پر پوتے ہمارے جد امجد سید ابو التراب رشد اللہ شاہ المعروف "بصاحب الخلافة و بصاحب الشريعة " آپ کی علمی تحقیق اور فنِ سنت میں مہارت علماء کے نزدیک مسلم ہے۔ مخدوم مولوی محمد عثمان نورنگ زادہ اپنی مشہور تفسیر "تنویر الایمان "ص۳ ج۱ میں آپ کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں کہ

﴿عا لم افضل مربی مکمل اکمل بے مثل فاضل اجل بیعد یل مفسر آیاتِ قر آنی محدث لاثانی فقیه ربانی مجمع اشتات علوم نقلیه منبع فهوم عقلیه وارث علوم رسول الله آية من آيات الله داعی الخلق الى الله﴾

اور علامہ عبید اللہ سندھی کہتے ہیں کہ

"ان سے محبتیں رہیں، علمِ حدیث کے بڑے جید عالم اور صاحب تصنیف تھے"

(ماہنامہ شریعت سکھر سوانح حیات نمبر، مطبوعہ ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء، صفحہ ۴۰۹)

آپ اپنی کتاب "ثمرِ آخرت" ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں کہ اس سنت کا ثبوت جس طرح آپ ﷺ سے قولاً ملتا ہے اسی طرح فعلاً بھی ملتا ہے ۔جیسے "صحیح ابن حبان "اور" قیام الیل "محمد بن نصر میں صحیح سند سے مروی ہے اس وجہ سے "سبل السلام " میں لکھتے ہیں کہ

﴿فقد ثبت شر عيتهما با لقول و الفعل ﴾

پس اس حدیث کی وجہ سے نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا مستحب و

مندوب ہے۔اسی طرح علماء صوفیہ خواہ احناف کے مسلم بُرگزیدہ بزرگ شیخ ابن عربی الحاتمی الطائی الصوفی اپنی مشہور کتاب "الفتو حات المكيه " ص ٦٢١ ج١ میں مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کو سنت کہتے ہیں اور یہی مذہب اپنے اساتذہ سے نقل کرتے ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کی محبت عطاء فرمائے اور اسکو سمجھنے اور عمل کی توفیق بخشے۔

ويرحم الله عبدا قال آمينا

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين و صلى الله تعالى على رسوله و نبيه و صفيه و خليله اكرم الاولين و الآخرين وعلى آله و صحبه اجمعين وعلى التابعين و اتباعهم الى يوم الدين

و أنا العبد

السید ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی المکی

غفر له ولوالديه